8673 ـ نماز میں ٹیشو پیپر اور رومال استعمال کرنے کا حکم

سوال

دوران نماز پسینہ آجانے کی حالت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس حالت میں نمازی کے لیے رومال اور ٹیشو پیپر وغیرہ استعمال کرنا جائز ہے، علماء کرام رحمہ اللہ نے ضرورت کے وقت نماز کی حالت میں تھوڑی سی حرکت کر لینے کو جائز قرار دیا ہے، جیسا کہ امام نووی رحمہ اللہ تعالی کی کتاب " المجموع " (4 / 94) میں ہے.

اور انہوں نے بہت سی احادیث سے استدلال کیا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہیں جن میں سے چند ایك ذیل میں دی جاتی ہیں:

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو نماز پڑھا رہے تھے کہ انہوں نے اچانك جوتے اتار کر اپنے بائیں جانب رکھ لیے، جب لوگوں نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیے، اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو فرمانے لگے:

" تمہیں کس چیز نے جوتے اتارنے پر ابھارا ؟

تو صحابہ کرام نے عرض کیا: ہم نے آپ کو جوتے اتارتے ہوئے دیکھا تو ہم نے بھی اپنے جوتے اتار دیے"

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ نے فرمایا:

" میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور مجھے بتایا کہ ان جوتوں میں گندگی لگی ہوئی ہے.

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم میں کوئی مسجد میں آئے تو وہ اپنے جوتے دیکھے اگر اس نے اپنے جوتے میں کوئی گندگی وغیرہ دیکھی تو اسے رگڑے اور ان میں نماز ادا کر لے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (650) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (605) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

خطابی رحمہ اللہ تعالی " معالم السنن " میں کہتے ہیں:

اس حدیث میں ہے کہ عمل یسیر نماز کو نہیں توڑتا. اھـ

دیکھیں: المعالم السنن (2 / 329).

اور جب نماز میں انسان کو کھنگار اور بلغم وغیرہ تھوکنے کی ضرورت ہو مثلا جسے زکام وغیرہ لگا ہو تو وہ ٹیشو پیپر نکال کر اس میں تھوك سکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوران نماز ایسا کرنا ثابت ہے، امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم میں ابو ہر یرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ رخ بلغم دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

" تم میں سے کسی ایك کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنے رب کی طرف متوجہ ہو کر اپنے سامنے بلغم نکال پھینکتا ہے، کیا تم میں سے کسی کو یہ پسند ہے کہ اس کے چہرے میں بلغم پھینکی جائے؟

جب تم میں سے کسی ایك کو کھنگار اور بلغم آئے تو وہ اپنے پاؤں کے نیچے تھوکے، اور اگر وہ ایسا نہ پائے تو وہ اس طرح کرے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے میں تھوکا اور کپڑے کو آپس میں مل دیا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (855).

اور کیا وہ دائیں ہاتھ میں تھوکے یا بائیں میں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ: اسے بائیں ہاتھ میں تھوکنا چاہیے کیونکہ شریعت نے دائیں ہاتھ کو ان اشیاء کے لیے خاص کیا ہے جو اچھی اور جن میں تکریم ہوتی ہے، اور بائیں کو ان اشیاء کے لیے جو عام طور پر گندی ہوتی ہیں.

امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کنگھی کرنے، اورجوتا پہننے میں اور طہارت کرنے بلکہ ہر کام میں دائی طرف پسند ہوتی تھی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (163) صحیح مسلم حدیث نمبر (395).

اور ابو داود رحمہ اللہ تعالی نے بھی عائشہ رضی تعالی عنہا سے بیان کیا ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دایاں ہاتھ طہارت کرنے اور کھانا کھانے کے لیے تھا، اور ان کا بایاں ہاتھ استنجا کرنے اور دوسری گندی اشیاء کے لیے تھا"

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح ابو داود حدیث نمبر (26) میں صحیح قرار دیا ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی مسلم کی شرح میں لکھتے ہیں:

شریعت میں یہ مستقل قاعدہ ہے کہ: جو کام شرف اور تکریم میں سے ہو مثلا لباس پہننا اور سلوار زیب تن کرنا اور موزے پہننا، مسجد میں داخل ہونا، اور مسواک کرنا اور سرمہ ڈالنا، ناخن اور مونچھیں کاٹنا، بالوں کو کنگھی کرنا، بغلوں کے بال اکھاڑنا، سر منڈانا، اور نماز سے سلام پھیرنا، اور وضوء کے اعضاء دھونا، اور بیت الخلاء سے باہر نکلنا، کھانا پینا، اور مصافحہ کرنا، حجر اسود کو بوسہ دینا، اور اس معنی میں جو کام بھی ہیں اس میں وہ دائیں طرف سے شروع کرنا مستحب ہے.

لیکن وہ کام جو اس کے مخالف اور ضد ہیں مثلا بیت الخلاء میں داخل ہونا، مسجد سے نکلنا، بلغم تھوکنا، استنجاء کرنا، کپڑے اتارنا، سلوار اور موزے اتارنا، اور اس کے طرح کے دوسرے کام تو اس میں بائیں طرف سے کرنا مستحب ہے، یہ سب اس لیے کہ دائیں کی تکریم اور شرف کی بنا پر. واللہ تعالی اعلم. اھ

دیکھیں: شرح صحیح مسلم للنوو (1 / 160).

واللہ اعلم .